

## 36530- فیکٹری میں ملازمت کی بنابر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے نہیں جاسکتا

### سوال

میں فیکٹری میں المیکٹریشن ہوں، ایک روز ڈیوٹی اور دو دن آرام کرتا ہوں، بعض اوقات میری ڈیوٹی جمعہ کے روز ہوتی ہے، اور کام کی نوعیت کی بنابر میں نماز جمعہ کے لیے نہیں جاسکتا، تو کیا مجھ پر کچھ لازم ہوتا ہے، اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

نماز جمعہ کی اذان سننے والے پر نماز جمعہ کی ادائیگی واجب ہے، اگر وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے اہل میں سے ہو تو اسے اس اذان اور نماز کا جواب دیتے ہوئے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جانا ہو گا:

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

۱۔ اے ایمان والوں جب جمعہ کے روز نماز جمعہ کی اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے دوڑے چلے آؤ، اور خرید و فرخت ترک کر دو، تمہارے لیے یہ بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔  
ابن ماجہ (9).

ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگل نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں، یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر ثبت کر دے گا، اور پھر وہ غالفوں میں سے ہو جائیں گے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (865).

اس بنابر آپ کو چاہیے کہ آپ فیکٹری کے مالک کے علم میں لائیں کہ آپ نماز جمعہ کے لیے جائیں گے، اور اسے آپ اور آپ کے علاوہ باقی مسلمانوں کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جانے کی اجازت دیتی چاہیے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اسے یہ کہیں کے اس کے بدے آپ اضافی ڈیوٹی کریں گے، اور اس کے ساتھ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں کے وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے۔

"جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی کوئی راہ بنا دیتا ہے"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کچھ ملازمین کے متعلق سوال کیا گیا جن کے کفیل انہیں اس دلیل بنابر نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کھیتوں میں چوکیدار ہیں؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"اگر تو یہ اگل مسجد سے اتنے دور ہیں کہ لا ڈسپلیکر کے بغیر اذان کی آواز نہیں سن سکتے، اور وہ شہر سے بھی باہر بیٹے ہوں تو ان پر نماز جمعہ کی ادائیگی لازم نہیں، ملازمین کو مطمئن رہنا چاہیے کہ کھیتوں میں بھی رہنے سے ان پر کوئی گناہ نہیں، اور وہ ظہر کی نماز ادا کریں۔

ان کے لفیوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ: انہیں نماز جمعہ کی ادا سکی دینے میں ملازمین اور ان کے لیے بھی بہتر اور خیر ہے، اور ان کے دلوں میں اس سے اچھائی پیدا ہوگی، اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ اپنے کام میں بہتری پیدا کریں، مخالف اس کے کہ اگر ان پر سختی کی گئی تو ایسا نہیں ہوگا۔

بہت سے ملازمین نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت اس لیے مانگتے ہیں تاکہ وہ اپنے دوست و احباب کو مل سکیں، اسی لیے آپ دیکھیں گے وہ نماز جمعہ کے لیے آتے ہیں تو بازار میں کھڑے ہو باتیں کرتے رہتے ہیں، اور جب امام آتا ہے تو وہ بھی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں۔

مستقل فتوی کمیٹی سے ایک نوجوان کے متعلق دریافت کیا گیا جو ایک بگلہ میں بطور چوکیدار ملازم ہے، اور بیگنے کا مالک اسے مسجد میں نماز کے لیے جانے نہیں دیتا، بلکہ اسے زد کوب کرتا اور ملک واپس بھیجنے کی حکمی دیتا ہے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

نماز پڑھنے مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجب ہیں، لہذا آپ کو مسجد میں ہی نماز ادا کرنی چاہیے، اور اس میں آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اجر و ثواب کی نیت رکھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ننگی کے بعد آسانی پیدا کرنے والا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ سے:

[اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنادیتا ہے، اور اسے رزق بھی دہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر کر کاہے ہے۔]

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی، لہذا آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔

الله تعالى هي توفيق بخشنه والا به.

وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ويحصى : فتاوى الحجية الدائمة للجحث العلمية والافتاء (302/7) او لقاء الباب المفتوح (413/1).

لیکن اگر آپ کافیکٹری سے نماز جمعہ کے لیے جانے میں فیکٹری کو نقصان ہو، مثلاً مشینزری میں تعطل ہونے یا پھر آگ وغیرہ لئے کا احتمال ہو اور آپ کے ساتھ فیکٹری میں اور بھی ملازمین کام کرتے ہیں تو آپ فیکٹری میں سی نماز جمعہ ادا کریں، اگر فیکٹری شہر میں ہے، پاٹھر سے باہر اور آپ کو بغیر لا وڈ سپیکر ادا کی آواز سنائی دیتی ہو۔

لیکن اگر فیکٹری شہر سے باہر ہے اور آپ لاوڈ سپیکر کی بغیر اذان کی آواز نہیں سن سکتے، یا پھر نماز کے لیے کام چھوڑنے سے آپ کو کام میں نقصان ہونے کا خدشہ ہو، تو یہ تمہارے لیے نماز جمعہ چھوڑنے میں عذر ہوگا، تو اس وقت آپ اگر ممکن ہو سکے تو باجماعت ظہر کی نماز ادا کریں۔

مستقل، فتویٰ کیمیٰ) سے درج ذمہ، سوال، کیا گا:

ٹیلی فون اور بھلی کے مکہم میں ملازمین کی ڈیوٹی جمعہ کے روز اور نماز کے اوقات میں بھی رہتی ہے، اور اگر وہ ڈیوٹی نہ کریں تو ٹیلی فون اور وائرلیس سسٹم میں خل پیدا ہو جاتا ہے، کیا ان کے لیے نماز جمعہ ادا نہ کرنا جائز ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

کتاب و سنت اور اہل علم کے اجماع کے مطابق نماز جمعہ فرض عین ہے۔

اس کے بعد کمیٹی کا کہنا تھا:

"لیکن اگر اس شخص میں کوئی شرعی عذر پایا جائے، مثلاً کوئی شخص امن عامہ کا بلا واسطہ ذمہ دار ہو اور امت کے مصالح کی حفاظت اس کے ذمہ ہو، جو نماز کے وقت بھی اسے کام پر حاضر رہنے کا مقاضی ہو، جس طرح ٹرینک پولیس کے لوگ، یا پھر امن و عامہ پولیس والے، یا وائرلیس آپریٹر، اور ٹیلی فون آپریٹر وغیرہ، جن کی باری نماز جمعہ کے وقت آتی ہو یا نماز کی اقامت کے وقت تو اس طرح کے لوگ نماز اور جمعہ جماعت کے ساتھ ترک کرنے پر معذور ہیں۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حَسْبُ اسْتِطَاعَتِ اللَّهُ تَعَالَى سَهْرُهُ﴾، التابن (16).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس چیز سے میں نے تمہیں منع کیا ہے، اس سے ابتناب کرو، اور جس چیز کا تمہیں میں نے کرنے کا حکم دیا ہے حسب استطاعت اس پر عمل کرو"

اور اس لیے بھی کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ کم از کم عذر اس شخص کا ہے جسے اپنی جان اور مال کا خطرہ ہو، اسے نماز جمعہ اور نماز جماعت ترک کرنے کا عذر ہے، جب تک عذر قائم ہے۔

لیکن اس سے فرض ساقط نہیں ہو گا، بلکہ وہ بروقت نماز ادا کرے گا اور جب مکن ہو نماز باجماعت ادا کرے، یہ پانچوں واجب کی طرح واجب ہے۔

ویکھیں: فتاوی الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (188/8).

کمیٹی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

لیکن میں اگر کسی ڈاکٹر کی ڈیوٹی نماز جمعہ کے دوران مرضیوں کے علاج معاバہ کے لیے ہو یا پھر کسی زخمی کو فوراً فسٹ ایڈ دینا پڑے تو کیا اس ڈاکٹر کے لیے نماز جمعہ ترک کرنا جائز ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"سوال میں مذکور ڈاکٹر ایک عظیم کام سر انجام دے رہا جو مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ہے، اور اس کے نماز جمعہ کے لیے جانے سے عظیم خطرہ لاحق ہو گا، لہذا اس کے نماز جمعہ ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس سے وقت میں ہی نماز ظہر ادا کرنا ہو گی، اور جب نماز جماعت ادا کرنا ممکن ہو تو نماز جماعت ادا کرنا واجب ہے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔ (حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو)۔

اور اگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی ملازمین اس وقت ڈیوٹی پر میں توان پر سب نماز ظہر یا جماعت ادا کرنا واجب ہے۔ اہ

دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للجھوٹ العلمیہ والافاء (8/191)۔

فتویٰ کمیٹی سے یہ سوال بھی ہوا:

کیا شہر سے تقریباً دو گھنیہ دو بیڑوں پہپ کے چوکیدار کے لیے نماز جمعہ ترک کرنا جائز ہے؟ یہ علم میں رہے کہ اس پڑوں پہپ کو پہلے آگ لگ چکی ہے، اور وہاں چوری بھی ہوئی، اور چوکیدار کے یوں بچے اور اس کے عزیز واقارب بھی وہیں رہائش پذیر ہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا ہے، تو اس صورت میں اس عذر کی بنا پر نماز جمعہ ترک کرنے کے شرعی دلائل کے عموم کی بنا پر چوکیدار کے لیے نماز جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا جائز ہے، تاکہ وہ مذکورہ اشیاء کی چوکیداری کر سکے۔ اہ

دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للجھوٹ العلمیہ والافاء (8/192)۔

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

تقریباً تیرہ سے پندرہ ملازمین پڑوں صاف کرنے کے کارخانے میں ملازم ہیں، اور وہ کام کی بنا پر وہاں سے نماز جمعہ کے لیے کہیں اور نہیں جاسکتے اس لیے وہ وہیں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

”اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے جیسے بیان ہوا ہے، تو آپ لوگ وہیں نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔ (حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو)۔ اہ

دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للجھوٹ العلمیہ والافاء (8/194)۔

خلاصہ:

اگر نماز جمعہ میں حاضر ہونے کی بنا پر مسلمانوں کی کوئی عام یا خاص مصلحت ضائع ہو رہی ہو مثلاً مال کی چوری، یا آگ لختا، یا کسی چیز کا تلف ہونا، یا پھر کوئی ضرر اور نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر نماز جمعہ سے پیچھے رہنا اور نماز ظہر ادا کرنا جائز ہے۔

لیکن اگر ڈیوٹی میں موجود اور حاضر رہنے کا مقصد تجارت میں نفع یا فیکٹری کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہو اور وہ اس ملازمت کو نہ کھونا چاہتا ہے، یا پھر اس لیے کہ اس ملازمت کی تنوہا زیادہ ہے، یا کسی دنیاوی فائدہ کی غاطر نماز جمعہ ترک کرتا ہے تو ان اسباب کی بنا پر نماز جمعہ سے پیچھے رہنا جائز نہیں، یہ کیوں کرہو سکتا ہے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔۔۔ اے ایمان والواجب جمہ کے روز نماز جمہ کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے دوڑے چلے آؤ، اور خرید و فروخت ہو جو ہو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔} ابجعہ (9).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے خاترات کی بنا پر تین بار جمہ ترک کیا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (500) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس لیے نماز جمہ سے پیچے رہنے سے اجتناب کرو۔

واللہ اعلم۔